روزنامہ

C.P.L 61 ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 25 اگست 2001ء 5 جمادی الثانی 1422 ہجری۔ 25 ظہور 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 192

صرف ملاقات کے لئے

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت ابوبکرؓ آنحضرت ﷺ کے پاس ایسے وقت حاضر ہوئے جو عام طور پر ملاقات کا وقت نہیں تھا۔ حضورؐ نے پوچھا ابوبکر کیسے آنا ہوا۔ تو عرض کیا اس لئے کہ خدا کے رسولؐ سے ملوں، اس کے چہرہ پر نظر ڈالوں اور اسے سلام کروں۔

(جامع ترمذی کتاب الزہد باب فی معیشۃ اصحاب النبی)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تیسری شاخ اس کارخانہ کی واردین اور صادرین اور حق کی تلاش کے لئے سفر کرنے والے اور دیگر اغراض متفرقہ سے آنے والے ہیں جو اس آسمانی کارخانہ کی خبر پا کر اپنی اپنی نیتوں کی تحریک سے ملاقات کے لئے آتے رہتے ہیں۔ یہ شاخ بھی برابر نشوونما میں ہے۔ اگرچہ بعض دنوں میں کچھ کم مگر بعض دنوں میں نہایت سرگرمی سے اس کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ان سات برسوں میں ساٹھ ہزار سے کچھ زیادہ مہمان آئے ہوں گے اور جس قدر ان میں سے مستعد لوگوں کو تقریری ذریعوں سے روحانی فائدہ پہنچایا گیا اور ان کے مشکلات حل کر دئے گئے۔ اور ان کی کمزوری کو دور کر دیا گیا اس کا علم خدا تعالیٰ کو ہے۔ مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ زبانی تقریریں جو سائلین کے سوالات کے جواب میں کی گئیں یا کی جاتی ہیں یا اپنی طرف سے محل اور موقعہ کے مناسب کچھ بیان کیا جاتا ہے یہ طریق بعض صورتوں میں تالیفات کی نسبت نہایت مفید اور مؤثر اور جلد تر دلوں میں بیٹھنے والا ثابت ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام نبی اس طریق کو ملحوظ رکھتے رہے ہیں اور بجز خدا تعالیٰ کے کلام کے جو خاص طور پر بلکہ قلم بند ہو کر شائع کیا گیا باقی جس قدر مقالات انبیاء ہیں وہ اپنے اپنے محل پر تقریروں کی طرح پھیلتے رہے ہیں۔ عام قاعدہ نبیوں کا یہی تھا کہ ایک محل شناس لیکچرار کی طرح ضرورتوں کے وقتوں میں مختلف مجالس اور محافل میں ان کے حال کے مطابق روح سے قوت پا کر تقریریں کرتے تھے۔ (-) بلکہ انبیاء نہایت سادگی سے کلام کرتے اور جو اپنے دل سے ابلتا تھا وہ دوسروں کے دلوں میں ڈالتے تھے۔ ان کے کلمات قدسیہ عین محل اور حاجت کے وقت پر ہوتے تھے اور مخاطبین کو شغل یا افسانہ کی طرح کچھ نہیں سناتے تھے بلکہ ان کو بیمار دیکھ کر اور طرح طرح کے آفات روحانی میں مبتلا پا کر علاج کے طور پر ان کو نصیحتیں کرتے تھے یا حجج قاطعہ سے ان کے اوہام کو رفع فرماتے تھے۔ اور ان کی گفتگو میں الفاظ تھوڑے اور معانی بہت ہوتے تھے۔ سو یہی قاعدہ یہ عاجز ملحوظ رکھتا ہے اور واردین اور صادرین کی استعداد کے موافق اور ان کی ضرورتوں کے لحاظ سے اور ان کے امراض لاحقہ کے خیال سے ہمیشہ باب تقریر کھلا رہتا ہے۔

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 14 تا 17)

ایران اور قادیان کے روحانی رابطہ کے لئے خدائے ذوالعجائب کا عجیب نظام

ایک ایرانی خدا رسیدہ بزرگ پر الہاماً انکشاف ہوا کہ "مقصودِ تو از قادیان حاصل مشود"

"یعنی تمہارا مقصد قادیان سے حاصل ہوگا۔

یہ بزرگ اپنے گوہر مقصود کی تلاش میں پشاور سے ہوتے ہوئے قادیان تشریف لائے۔ اس روز حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب شرتپوری بھی قادیان میں موجود تھے آپ نے ایک دفعہ اپنے بیٹے مولوی عبدالعزیز صاحب کو بتایا کہ وہ صاحب بڑے بازار میں بزبان فارسی پوچھ رہے تھے "مرزا صاحب کجا است" "مسیح موعود کجا است" مگر لوگ ان کی زبان سمجھنے سے قاصر تھے اور کوئی جواب نہیں دے سکتے تھے۔

ادھر تصرف الٰہی یہ ہوا کہ حضرت مسیح موعود سیر کے لئے الدار سے باہر تشریف لائے اور احباب منتظرین بھی آپ کے ساتھ چل دئے کہ اچانک حضرت صاحب کو الہام ہوا

کہ آپ کی تلاش میں ایک شخص بازار میں پھر رہا ہے

جس پر آپ مع رفقاء جن میں حضرت مولانا نورالدین صاحب بھی تھے' بڑے بازار میں چوک کے پاس پہنچے تو وہ ایرانی بزرگ ملے اور حضور کے گلے سے چمٹ گئے اور زار و قطار رونے لگے۔ حضور بھی چشم پر آب ہو گئے اور جملہ حاضرین کی چیخیں نکل گئیں بعد ازاں اس بزرگ نے اپنی آمد کا سب ماجرا بیان کیا

جس سے سننے والوں کے ایمان میں زبردست اضافہ ہوا۔

(رجسٹر روایات جلد 4 صفحہ 17-18)

جماعت احمدیہ جاپان کا اکیسواں جلسہ سالانہ

رپورٹ: مرزا ظفر احمد - جاپان

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے جماعت احمدیہ جاپان کا اکیسواں جلسہ سالانہ 4 سے 6 مئی 2001ء بروز جمعہ' ہفتہ اور اتوار منعقد ہوا- پچھلے کئی سالوں کی طرح امسال بھی ناگویا کے قریب واقع یوتھ پارک Aichi Seishonen Koen میں جلسہ کی کارروائی کے لئے ایک عمارت کے تین ہال اور کمرے حاصل کئے گئے تھے- بڑے گول ہال میں مردوں کے لئے اور چھوٹے ہال میں خواتین کے لئے جلسہ گاہ کا انتظام کیا گیا- منسلکہ کمروں میں تمام کارروائی کا انگریزی اور جاپانی زبانوں میں رواں ترجمہ کرنے کا انتظام کیا گیا جو سامعین ہیڈ فونز کے ذریعہ ہالز میں بیٹھے سن سکتے تھے-

رہائش کے لئے جلسہ گاہ کے قریب ہی ایک علیحدہ عمارت میں کمرے حاصل کئے گئے- ہر کمرے میں آٹھ افراد کے سونے کا انتظام تھا- اسی عمارت میں ایک بڑا ڈائننگ ہال ہے جہاں تین وقت کھانا یہاں کی انتظامیہ کی طرف سے مہیا ہوتا تھا- جلسہ سالانہ کے شعبہ ضیافت نے یہاں کھانا پکانے والی جاپانی انتظامیہ کے ساتھ مل کر خوش اسلوبی سے ضیافت کے سارے انتظامات سرانجام دیئے-

جلسہ کے انتظام کے لئے مکرم سید طاہر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ جاپان کی زیرنگرانی جلسہ سالانہ کی انتظامیہ نے پہلے سے کام شروع کیا ہوا تھا- 4 مئی بروز جمعۃ المبارک علی الصبح تمام ضروری ساز و سامان کے ساتھ جلسہ سالانہ کے مختلف شعبوں کے کارکنان جلسہ گاہ پہنچ گئے-

نظامت استقبال نے آنے والے مہمانوں کی راہنمائی اور رجسٹریشن کا انتظام کیا- نظامت جلسہ گاہ سٹیج اور نمائش نے دونوں جلسہ گاہوں میں عمدگی سے سٹیج تیار کئے اور کتب سلسلہ و تصاویر کی نمائش لگائی- کتب کی فروخت کا سٹال بھی لگایا گیا-

نظامت سمعی بصری نے جلسہ سالانہ کی تصاویر اور آواز کو مختلف جگہوں پر پہنچانے کا انتظام کیا اور کارروائی کا رواں ترجمہ مردانہ و زنانہ جلسہ گاہوں تک پہنچانے کے لئے آلات نصب کیے جن کی مدد سے نظامت ٹرانسلیشن و پروگرام نے ترجمہ کا انتظام خوش اسلوبی سے کیا-

ضیافت اور مہمان نوازی کی نظامت نے جلسہ سے چار روز قبل یکم مئی سے مہمانوں کی آمد کے ساتھ ہی کام شروع کر دیا تھا- جلسہ سے پہلے مہمانوں کو مختلف احباب کے گھروں میں اور احمدیہ سینٹر میں ٹھہرایا گیا-

نظامت رہائش اور خدمت خلق نے رہائش گاہ میں مہمانوں کو کمرے الاٹ کئے اور مہمانوں کی سہولت اور آرام کا خیال رکھا-

تربیت کے انتظام نے نماز جمعہ' پنجوقتہ نمازوں' نماز تہجد اور درس کا انتظام کیا- جلسہ گاہوں میں حاضری کا خیال رکھا اور بچوں کو جلسہ سننے کے لئے بٹھائے رکھا- نیز احباب جماعت کو خصوصاً ذکر الٰہی کی طرف متوجہ کیا جاتا رہا-

جلسہ کی کارروائی

نماز جمعہ و عصر کے بعد جلسہ کی کارروائی مکرم امیر صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو مکرم طلعت محمود احمد صاحب نے کی اور مکرم عصمت اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا-

مکرم امیر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں بتایا کہ یہ جاپان میں اکیسویں صدی کا پہلا اور جماعت احمدیہ جاپان کا اکیسواں جلسہ سالانہ ہے- اس جلسہ کو ہم سب نے بکثرت دعاؤں اور ذکر الٰہی سے ذکر الٰہی کا جلسہ بنانا ہے- آپ نے وہ دعائیں پڑھ کر سنائیں جو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے پہلے جلسہ سالانہ قادیان کے بابرکت موقعہ پر اپنی جماعت اور حاضرین جلسہ کے لئے کی تھیں اور بتایا کہ آج بھی وہی دعائیں ہیں جن کے صدقے ہم آگے بڑھ رہے ہیں اور خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ان دعاؤں کا ہمیں وارث بنائے- آمین

آخر پر آپ نے جلسہ کو ذکر الٰہی اور شکر الٰہی کا جلسہ بنانے کی دوبارہ درخواست کی اور دعا کروائی-

اس کے بعد جلسہ کی عمومی کارروائی جاری رہی- مکرم فرحان احمد صاحب نے قرآن کریم کے محاسن پر حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا- اس کے بعد Holy Quran its special features کے موضوع پر انگریزی میں خاکسار نے تقریر کی- اس کے ساتھ ہی جلسہ کی پہلے دن کی کارروائی اختتام کو پہنچی-

دوسرا دن

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا آغاز صبح ساڑھے تین بجے نماز تہجد سے ہوا- نماز فجر کے بعد درس قرآن مجید از تفسیر سورۃ فاتحہ حضرت مسیح موعود سے ہوا-

ناشتہ اور تیاری کے بعد سب احباب جلسہ گاہ پہنچے اور دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی کارروائی ساڑھے نو بجے خاکسار کی زیرصدارت شروع ہوئی- مکرم ظفر احمد ظفری صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی اور ترجمہ پیش کیا- مکرم ظفر اللہ ڈار صاحب نے درثمین سے منتخب اشعار خوش الحانی سے سنائے- اجلاس کی پہلی تقریر مکرم نصیر احمد طارق صاحب نے سیرت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیکر صبر و استقلال کے موضوع پر کی- دوسری تقریر مکرم محمد عبداللہ صاحب نے Adevnt and message of The Promised Messiah یعنی حضرت مسیح موعود کی بعثت اور پیغام کے موضوع پر انگریزی میں کی- تیسری تقریر مکرم اشفاق احمد صاحب نے دعوت حق کے لئے جماعت احمدیہ کی خدمات کے موضوع پر کی- اس کے بعد مکرم ملک رفیع احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود کی نظم خوش الحانی سے سنائی- اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم سید سجاد احمد صاحب نے صفات باری تعالیٰ کے موضوع پر کی- اس کے ساتھ ہی یہ اجلاس ختم ہوا-

ایک بج کر پندرہ منٹ پر نماز ظہر و عصر جلسہ گاہ میں ادا کی گئی- اس کے بعد حضور کی خطبہ کی ویڈیو کیسٹ تمام حاضرین نے بڑی پروجیکشن سکرین پر جلسہ گاہ میں دیکھنے اور سننے کی سعادت پائی- یہ اس جلسہ کا بہت ہی بابرکت اور ایمان افروز حصہ بن گیا-

دوسرا اجلاس مکرم ملک منیر احمد صاحب کی صدارت میں شروع ہوا- تلاوت قرآن مجید مکرم نصیر احمد صاحب طارق نے کی اور ترجمہ پڑھا- مکرم مبشر احمد صاحب اختر نے حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام 'ہے دست قبلہ نما لا الہ الا اللہ' خوش الحانی سے پیش کیا- اس کے بعد مکرم عصمت اللہ صاحب نے اکیسویں صدی اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر اردو میں تقریر کی- مکرم ناصر ندیم بٹ صاحب نے سیدنا حضرت مصلح موعود کی کتاب "ایک تاریخی انتباہ" کا ایک حصہ پڑھ کر سنایا جو احمدیت کے استحکام اور اتحاد کے لئے اہم نصائح پر مشتمل ہے- اجلاس کی آخری تقریر مکرم ملک منیر احمد صاحب نے "تقویٰ کی باریک راہیں" کے عنوان سے کی- اس کے ساتھ ہی دوسرے اجلاس کا اختتام ہوا-

جلسہ مستورات

اسی روز صبح ساڑھے نو بجے سے بارہ بجے تک مستورات کا علیحدہ اجلاس ہوا- اجلاس کی صدارت مکرمہ ناصرہ عبداللہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جاپان نے کی- تلاوت قرآن کریم مکرمہ فریحہ احمد صاحبہ نے کی اور ترجمہ پیش کیا- اس کے بعد مکرمہ سعیدہ ملک صاحبہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا-

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرمہ رحمان صاحبہ نے مالی قربانی کی اہمیت اور احمدی خواتین کے موضوع پر کی- دوسری تقریر مکرمہ امتہ الودود صاحبہ نے مطالعہ کتب سیدنا حضرت مسیح موعود کے موضوع پر کی- تیسری تقریر جاپانی احمدی خاتون پروین عصمت اللہ نے جاپانی زبان میں دعا کی اہمیت اور قبولیت کے موضوع پر کی- اس کے بعد مکرمہ عائشہ بٹ صاحبہ نے جو خود جاپانی ہیں حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا- اس کے بعد مکرمہ ندرت اشفاق صاحبہ نے اردو میں تقریر کی- اس کے بعد دو بچیوں تہمینہ ڈار اور سبینہ ڈار نے نظم "محبت کے نغمات گائیں گے ہم" نہایت خوش الحانی سے سنائی- آخر میں صدر اجلاس مکرمہ ناصرہ عبداللہ صاحبہ نے خطاب کیا اور دعا کروائی-

تیسرا روز

جلسہ کے تیسرے روز کا آغاز بھی نماز تہجد میں دعاؤں سے ہوا- نماز فجر کے بعد حضرت مسیح موعود کی تفسیر قرآن مجید سے درس ہوا-

جلسہ کے آخری روز صبح کا اجلاس خاص طور پر جاپانی زبان میں ہوا جس میں بیرونی مہمانوں کو خصوصاً دعوت دی گئی تھی- یہ اجلاس مکرم مبشر احمد صاحب زاہد کی صدارت میں ہوا- تلاوت قرآن کریم فرحان احمد صاحب نے کی اور جاپانی ترجمہ پڑھا- اس کے بعد ڈاکٹر مظفر احمد ملک نے انگریزی میں دین میں عورت کا مقام کے موضوع پر تقریر کی- فرحان احمد صاحب نے مذہب کی ضرورت کے موضوع پر مکرم محترم عطاء المجیب صاحب راشد کا مضمون جاپانی میں پڑھ کر سنایا- یہ مضمون انہوں نے ہماری درخواست پر خاص طور پر لندن سے ہمارے جلسہ سالانہ کے اس جاپانی سیشن کے لئے بھجوایا تھا- اس کا جاپانی زبان میں ترجمہ مکرم فرحان احمد صاحب اور ناصر ندیم بٹ صاحب نے بڑی محنت سے کیا- اس کے بعد تمام حاضرین کو چائے پیش کی گئی اور اجلاس کا اختتام ہوا- نمائش میں رکھے گئے قرآن مجید کے تراجم اور دیگر کتب سلسلہ میں مہمانوں نے بہت دلچسپی لی- اس اجلاس میں پانچ جاپانی مہمان اور ایک امریکی خاتون شامل تھیں-

اختتامی اجلاس

دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر و عصر کے بعد اختتامی اجلاس کی کارروائی مکرم امیر صاحب کی زیرصدارت شروع ہوئی- مبشر احمد صاحب زاہد نے تلاوت قرآن کریم کی اور ترجمہ پڑھا- عصمت اللہ صاحب نے درثمین سے ایک نظم یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی پڑھ کر سنائی-

مکرم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے بتایا کہ جلسہ کے کل شرکاء کی تعداد 135 تھی- آپ نے سورۃ الصف کی آخری پانچ آیات کے مضمون کی وضاحت کرتے ہوئے احباب جماعت کو اللہ تعالیٰ کی خاطر دین کے مددگار بننے کی اور جاپان میں دعوت حق میں پورے جوش اور سرگرمی سے حصہ لینے کی تلقین کی- اسی ضمن میں حضرت مسیح موعود کے ارشادات آپ کی کتاب فتح اسلام سے پڑھ کر سنائے جن میں اشاعت حق کے کام کی پانچ شاخوں کا بیان ہے- آپ نے توجہ دلائی کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی آبادی کے کم از کم دسویں حصہ کو احمدیت کا پیغام پہنچانے کی جو تحریک فرمائی ہوئی ہے ہم نے جاپان میں اس کی تعمیل میں کام کرنا ہے اور اپنا فرض ادا کرنا ہے-

آخر پر دعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا-

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ جلسہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور جاپان میں احمدیت کی تیزی سے ترقی کے سامان فرمائے-

(الفضل انٹرنیشنل 10- اگست 2001ء)

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد- مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

دنیائے احمدیت کا اولین جلسہ سالانہ

75 نفوس کا قافلہ جو ہزاروں میں تبدیل ہو گیا

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد، مورخ احمدیت، ربوہ

میں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا
(درثمین)

آج سے ایک سو گیارہ سال قبل شمالی ہند کے صوبہ پنجاب میں ایک ایسا تاریخ ساز واقعہ رونما ہوا جس کو ملکی پریس نے تو بالکل نظر انداز کر دیا مگر وہ مستقبل میں اقوام عالم میں ایک حیرت انگیز انقلاب کا سنگ میل ثابت ہوا- میری مراد جماعت احمدیہ کے اولین جلسہ سالانہ سے ہے جو قادیان کی گمنام بستی میں 27 دسمبر 1891ء کے بعد نماز ظہر بیت اقصیٰ میں منعقد ہوا- یہ وہ ایام تھے جب کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دعویٰ کے باعث پورے برصغیر میں ایک شور قیامت برپا تھا اور ایڈووکیٹ اہل حدیث ابوسعید مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اعلان عام کر رکھا تھا کہ انہوں نے ہی مرزا صاحب کو آسمان چڑھایا تھا اور اب وہی اس کو زمین پر گرا دیں گے-

(اشاعۃ السنہ، لاہور- جلد 13، نمبر 3-1، صفحہ 4)

اس تاریخی جلسہ کے وقت ساری دنیائے احمدیت صرف 285 نفوس پر مشتمل تھی- رجسٹر بیعت اولیٰ کے مطابق اور قادیان کی ناگفتہ بہ کیفیت مندرجہ ذیل چشم دید شہادتوں سے عیاں ہے-

حضرت میاں امام دین سیکھوانی فرماتے ہیں:

''نہایت بے رونق بستی تھی- بازار خراب ہوتے تھے- اور کثرت سے قمار بازی ہوتی تھی- گویا یہ ایک پیشہ سمجھ جاتا تھا- ہنسی اور ٹھٹھا سے بات ہوتی تھی- میاں جان محمد صاحب مرحوم امام تھے- وہ اکیلے ہی نمازی تھے-''
(الحکم 17 اکتوبر 1935ء)

حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق جمالی نعمانی سرساوی فرماتے ہیں:

''یہ مقام قادیان ایسا بے رونق تھا کہ جس کے بازار خالی پڑے تھے اور بہت کم آدمی چلتے پھرتے نظر آتے تھے- بعض دکانیں ٹوٹی پھوٹی اور بعض غیر آباد خالی پڑی تھیں- اور دو تین یا کم و بیش دکانیں نون مرچ کی تھیں- وہ ایسی کہ اگر چار پانچ آنے کا مصالحہ خریدنے کا اتفاق ہو تو ان دکانوں سے بجز دو چار پیسے کے نہیں مل سکتا تھا- اور تھوڑی تھوڑی ضرورتوں کے لئے بٹالہ جانا پڑتا تھا-''
(مرکز احمدیت قادیان، مولفہ شیخ محمود احمد صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم، قادیان: 1942ء صفحہ 60-59)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

''اس کی آبادی دو ہزار کے قریب تھی- سوائے چند ایک پختہ مکانات کے باقی سب مکانات کچے تھے- مکانوں کا کرایہ اتنا گرا ہوا تھا کہ چار پانچ آنے ماہوار پر مکان کرایہ پر مل جاتا تھا- زمین اس قدر ارزاں تھی کہ دس بارہ روپے کو قابل سکونت مکان بنانے کے لئے مل جاتی تھی- بازار کا یہ حال تھا کہ دو تین روپے کا آٹا ایک وقت میں نہیں مل سکتا تھا- تعلیم کے لئے ایک مدرسہ سرکاری تھا جو پرائمری تک تھا اور اسی کا مدرس کچھ الاؤنس لے کر ڈاکخانہ کا کام بھی کر دیا کرتا تھا- ڈاک ہفتے میں دو دفعہ آتی تھی- تمام عمارتیں فصیل قصبہ کے اندر تھیں''-

(ترجمہ دعوۃ الی الحق- ربوہ یکے از مطبوعات وکالت تبشیر، 1976ء، صفحہ 276-277)

اب اس ''بیت اقصیٰ'' کا حال سنیئے جس میں یہ پہلا جلسہ سالانہ ہوا تھا- اس پہلے روحانی اجتماع سے سولہ سترہ سال قبل یہاں سکھوں کی حویلی تھی- جو کسی زمانہ میں قید خانہ کے طور پر استعمال ہوتی تھی- جسے حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب (والد ماجد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) نے سات سو روپے میں خریدا- اور اس پر خدا کا یہ گھر تعمیر کیا جو 1875ء سے لے کر جون 1876ء تک پایۂ تکمیل کو پہنچا اور اس کے پہلے امام میاں جان محمد صاحب مقرر ہوئے- یہ ایک مختصر سا بیت الذکر تھا جس کا چھوٹا سا صحن تھا- اور پختہ پرانی قسم کی چھوٹی اینٹوں کا بنا ہوا تھا- مسقف عمارت پر خوبصورت گنبد تھا- شمالی دروازہ کے اندر صحن کے فرش کے برابر کنوئیں کا منہ تھا اور صحن کے مشرقی کنارہ پر اینٹوں کی ایک منڈیر تھی جس پر نمازی وضو کیا کرتے تھے-

(روایات غیر مطبوعہ، جلد 7، صفحہ 273)

اس اولین جلسہ کی کارروائی بھی بہت مختصر تھی- 27 دسمبر 1891ء کو نماز ظہر کے بعد حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی رقم فرمودہ تحریر ''آسمانی فیصلہ'' پڑھ کر سنائی- اس موقعہ پر حاضرین کی تعداد 75 تھی جن کے اسماء گرامی درج ذیل کئے جاتے ہیں- اس فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ اس تاریخی جلسہ سالانہ کے موقع پر پنجاب، ریاست کپورتھلہ، ریاست مالیر کوٹلہ اور ریاست جموں سے مخلصین، محبین اور فدائین تشریف لائے تھے-

فہرست حاضرین

1- منشی اروڑا صاحب نقشہ نویس محکمہ مجسٹریٹ کپورتھلہ
2- منشی محمد عبدالرحمٰن صاحب محرر محکمہ جرنیلی کپورتھلہ
3- منشی محمد حبیب الرحمٰن صاحب رئیس کپورتھلہ
4- منشی ظفر احمد صاحب اپیل نویس کپورتھلہ
5- منشی محمد خان صاحب اہلمد فوجداری کپورتھلہ
6- منشی سردار خان صاحب کورٹ دفعدار کپورتھلہ
7- منشی امداد علی صاحب محرر سررشتہ تعلیم کپورتھلہ
8- مولوی محمد حسین صاحب کپورتھلہ
9- حافظ محمد علی صاحب کپورتھلہ
10- مرزا خدا بخش صاحب اتالیق نواب مالیر کوٹلہ
11- منشی رستم علی صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس ریلوے لاہور
12- ڈپٹی حاجی سید فتح علی شاہ صاحب ڈپٹی کلکٹر انہار لاہور
13- حاجی خواجہ محمد الدین صاحب رئیس لاہور
14- میاں محمد چٹو صاحب رئیس لاہور
15- خلیفہ رجب الدین صاحب رئیس لاہور
16- منشی شمس الدین صاحب کلرک دفتر اگزیمنر لاہور
17- منشی تاج دین صاحب اکونٹنٹ دفتر اگزیمنر لاہور
18- منشی نبی بخش صاحب کلرک دفتر اگزیمنر لاہور
19- حافظ فضل احمد صاحب دفتر اگزیمنر لاہور
20- مولوی رحیم اللہ صاحب لاہور
21- مولوی غلام حسین صاحب لاہور
22- منشی عبدالرحمٰن صاحب کلرک لوکو آفس لاہور
23- مولوی عبدالرحمٰن صاحب لاہور
24- منشی کرم الٰہی صاحب لاہور
25- سید ناصر شاہ صاحب سب اوورسیر
26- حافظ محمد اکبر صاحب لاہور
27- مولوی غلام قادر صاحب فصیح مالک و مہتمم پنجاب پریس و میونسپل کمشنر سیالکوٹ
28- مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹ
29- میر حامد شاہ صاحب اہلمد معافیات سیالکوٹ
30- میر محمود شاہ صاحب نقل نویس سیالکوٹ
31- منشی محمد دین صاحب سابق گرداور سیالکوٹ
32- حکیم فضل الدین صاحب رئیس بھیرہ
33- میاں نجم الدین صاحب رئیس بھیرہ
34- منشی احمد اللہ صاحب محالدار محکمہ پرمٹ جموں
35- سید محمد شاہ صاحب رئیس جموں
36- مستری عمر الدین صاحب جموں
37- مولوی نور الدین صاحب حکیم خاص ریاست جموں
38- خلیفہ نور الدین صاحب صحاف جموں
39- قاضی محمد اکبر صاحب سابق تحصیلدار جموں
40- شیخ محمد جان صاحب ملازم راجہ امر سنگھ صاحب وزیر آباد
41- مولوی عبدالقادر صاحب مدرس جمال پور
42- شیخ رحمت اللہ صاحب میونسپل کمشنر گجرات
43- شیخ عبدالرحمٰن صاحب بی- اے گجرات
44- منشی غلام اکبر صاحب کلرک اگزیمنر آفس لاہور
45- منشی دوست محمد صاحب سارجنٹ پولیس جموں
46- مفتی فضل الرحمٰن صاحب رئیس جموں
47- منشی غلام محمد صاحب خلف مولوی دین محمد لاہور
48- سائیں شیر شاہ صاحب مجذوب جموں
49- صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب لدھیانہ
50- قاضی خواجہ علی صاحب ٹھیکیدار شکرم لدھیانہ
51- حافظ نور احمد صاحب کارخانہ دار پشمینہ لدھیانہ
52- شہزادہ حاجی عبدالمجید صاحب لدھیانہ
53- حاجی عبدالرحمٰن صاحب لدھیانہ
54- شیخ شہاب الدین صاحب لدھیانہ
55- حاجی نظام الدین صاحب لدھیانہ
56- شیخ عبدالحق صاحب لدھیانہ
57- مولوی محکم الدین صاحب مختار امرتسر
58- شیخ نور احمد صاحب مالک مطبع ریاض ہند امرتسر
59- منشی غلام محمد صاحب کاتب امرتسر
60- میاں جمال الدین صاحب ساکن موضع سیکھواں
61- میاں امام الدین صاحب سیکھواں
62- میاں خیر الدین صاحب سیکھواں
63- میاں محمد عیسیٰ صاحب مدرس نوشہرہ
64- میاں چراغ علی صاحب ساکن تھہ غلام نبی
65- شیخ شہاب الدین صاحب ساکن تھہ غلام نبی
66- میاں عبداللہ صاحب ساکن سوہل
67- حافظ عبدالرحمٰن صاحب ساکن سوہیاں
68- داروغہ نعمت علی صاحب ہاشمی عباسی بٹالوی
69- حافظ حامد علی صاحب ملازم مرزا صاحب
70- حکیم جان محمد صاحب
71- بابو علی محمد صاحب رئیس بٹالہ
72- میرزا اسمٰعیل بیگ صاحب قادیانی
73- میاں بڈھے خاں صاحب نمبردار بیری
74- میرزا محمد علی صاحب رئیس پٹی
75- شیخ محمد عمر صاحب خلف حاجی غلام محمد صاحب بٹالہ

(آسمانی فیصلہ- روحانی خزائن، جلد 4 صفحہ 27-26)

آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اس تاریخی جلسہ سالانہ کے شیریں ثمرات اور بابرکت انوار زمین کے کناروں تک پھیلے ہوئے ہیں اور دنیا میں جہاں جہاں جماعت احمدیہ کے مراکز ہیں وہاں ہر ملک میں جلسہ سالانہ منعقد ہوتے ہیں-

جس کو چاہے تخت شاہی پر بٹھا دیتا ہے تو
جس کو چاہے تخت سے نیچے گرا دے کر کے خوار
(درثمین)

حضرت میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں والے رفیق حضرت مسیح موعود

صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ حاجی محمد شریف صاحب

میرے والد محترم کبھی کبھی اپنی زندگی کے حالات مجھے سناتے رہتے تھے ان میں سے جس قدر مجھے یاد ہے وہ میں لکھ رہی ہوں۔

بیعت کرنے کا واقعہ

میرے والد محترم حضرت میاں فضل محمد صاحب ایک گاؤں ہرسیاں کے رہنے والے تھے جو کہ قادیان سے چھ میل کے فاصلہ پر تھا۔ گاؤں میں وہ حکمت کا کام کرتے تھے۔ میرے والد صاحب کے ایک گہرے دوست محترم محمد اکبر صاحب تھے ایک دن انہوں نے والد صاحب سے کہا کہ آئیں میرے ساتھ چلیں۔ والد صاحب ان کے ساتھ چل پڑے اور پوچھا کہاں جانا ہے تو محترم محمد اکبر صاحب نے فرمایا کہ ایک شخص نے قادیان میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جن کا نام مرزا غلام احمد ہے۔ تو محترم محمد اکبر صاحب میرے والد صاحب کو لے کر حضرت اقدس کے پاس پہنچ گئے۔ حضرت اقدس خانہ خدا میں تشریف فرما تھے۔ محترم محمد اکبر صاحب نے میرے والد صاحب کا ہاتھ پکڑ کر حضرت اقدس کے ہاتھ میں دے دیا اور ساتھ ہی کہہ دیا کہ حضور ان کی بیعت لے لیں۔ چنانچہ حضرت اقدس نے جو بیعت کے الفاظ دہرائے میرے والد صاحب مرحوم پیچھے پیچھے کہتے چلے گئے۔ جب یہ لوگ (بیت الذکر) سے باہر آئے تو میرے والد صاحب مرحوم نے فرمایا کہ محمد اکبر تمہارے کہنے پر میں نے بیعت کرلی ہے۔ مگر میں دل سے ایمان نہیں لایا۔ دل سے میں اس وقت ایمان لاؤں گا۔ جب خدا تعالیٰ مجھے بتائے گا۔ یہ 1895ء کی بات ہے۔ اس کے کچھ ہی عرصہ بعد میرے والد صاحب کو خدا تعالیٰ نے بتلا دیا کہ یہی قادیان والا مسیح موعود سچا ہے۔ واقعہ اس طرح ہوا کہ میرے والد صاحب حکیم تھے اور حکمت کی دوائیاں لینے گھوڑے پر بیٹھ کر بٹالہ جایا کرتے تھے۔ تو والد صاحب گھوڑے پر سوار ہو کر بٹالہ جا رہے تھے۔ راستہ جنگل کا تھا۔ بندہ وہاں پر کوئی نظر نہ آتا تھا۔ بالکل سنسان تھا۔

یکدم میرے والد صاحب کو بڑے زور سے آواز آئی کہ یہی قادیان والا مسیح موعود سچا ہے اسے جا کر مان لو۔ والد صاحب نے بتایا کہ یہ آواز مجھے تین دفعہ آئی۔ میں نے ادھر ادھر دیکھا مگر دور دور تک مجھے کوئی نظر نہ آیا تو میں نے کہا کہ یہ خدائی آواز ہے۔ تو میں نے اسی وقت اپنے دوست محمد اکبر کے گھر کا رخ کرلیا اور سیدھا محمد اکبر کے گھر پہنچ گیا۔ اس وقت وہ گھر پر ہی موجود تھے۔ میں نے انہیں جاتے ہی یہ کہا کہ لو آج مجھے خدا تعالیٰ نے بتا دیا ہے اور میں دل سے ایمان لے آیا ہوں۔ اب میرے ساتھ چلو۔ تاکہ بیعت کرلوں۔ وہ اسی وقت ساتھ گئے۔ اور والد صاحب نے خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کرلی یہ 1896ء کی بات ہے۔ والد صاحب نے بتایا کہ جب بیعت کر کے میں گھر واپس جا رہا تھا تو مجھے راستہ میں خیال آیا اور فکر ہوئی کہ میرا اور میری بیوی کا آپس میں بہت سلوک ہے۔ مگر اب وہ شاید مجھ سے جدا ہو جائے اور مجھے چھوڑ دے۔ مگر میں دعا کرتا ہوا گھر گیا جب میں گھر پہنچا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ تو دروازہ میری بیوی نے ہی کھولا۔ وہ مجھے خالی ہاتھ دیکھ کر بڑی حیرت سے بولی کہ ہیں یہ کیا۔ آپ تو سودا لینے گئے تھے اور خالی ہاتھ واپس آگئے ہیں تو میں نے اسے کہا کہ میں تو ایک اور ہی سودا کر آیا ہوں۔ تو اس نے کہا کون سا سودا۔ تو میں نے کہا کہ قادیان جا کر حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کر کے ان پر ایمان لے آیا ہوں۔ وہ یہ بات سن کر چپ رہی۔ نہ کوئی تبصرہ کیا اور نہ مجھے کچھ کہا۔

والدہ کی خواب کے ذریعے بیعت

تھوڑے ہی عرصہ بعد میری بڑی والدہ برکت بی بی کو خواب آئی تو صبح ہی اٹھ کر میرے والد صاحب کو کہنے لگیں کہ آج جو مجھے خواب آئی ہے وہ میں آپ کو سناتی ہوں۔

کہنے لگیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ بہت سے لوگ حج کرنے جا رہے ہیں اور میں بھی جا رہی ہوں جس جگہ ہم پہنچے وہاں پر ایک بزرگ بیٹھے ہیں ان کا بہت نورانی چہرہ ہے اور ان کے چاروں طرف سے بہت روشنی نکل رہی ہے جو دور دور تک پھیلتی جا رہی ہے روشنی کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر فرمایا کہ بی بی غم نہ کر وہ تمہارا بچہ زندہ رہنے والا نہیں تھا۔ اب جو اللہ تعالیٰ تمہیں بچہ دے گا وہ زندگی والا ہوگا اور فاضل ہوگا۔ اس خواب سے قبل ان کا بچہ وفات پا گیا تھا جو کہ نو دس ماہ کا تھا اس کی وجہ سے والدہ مرحومہ غمزدہ رہتی تھیں اور اسی کے متعلق خواب میں بتایا گیا۔ خواب کے مطابق لڑکا پیدا ہوا فاضل بھی ہوا اور عمر بھی پائی جن کا نام مولانا عبدالغفور تھا۔ یہ خواب سنا کر والد صاحب کو کہنے لگیں کہ میرے ساتھ چلیں۔ اب میں بیعت کرتی ہوں۔ جب میرے والد صاحب میری والدہ کو لے کر قادیان پہنچے تو والدہ نے کہا اب آپ میرے پیچھے پیچھے ہولیں۔ اب میں اس راستہ سے جاؤں گی جو خواب میں میں نے دیکھا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اسی راستے سے وہ گئیں اور جب آگے جا کر حضرت مسیح موعود کو دیکھا تو کہنے لگیں کہ یہ تو وہی بزرگ ہیں جن کو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ اور اسی وقت بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوگئیں اور پھر حضرت اقدس سے اور حضرت اماں جان سے اس قدر عقیدت رکھنے لگیں کہ اکثر حضرت اماں جان فرمایا کرتی تھیں کہ برکت بی بی تو ہماری عاشق ہے۔

چنانچہ خواب کے مطابق اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا جس کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے اس بچہ کا نام حضرت اقدس مسیح موعود نے عبدالغفور رکھا اور ساتھ ہی بچے کو ایک روپیہ عنایت فرمایا۔ خواب میں حضور کے فرمان کے مطابق بھائی جان عبدالغفور مرحوم مولوی فاضل بھی ہوئے اور لمبی عمر بھی پائی اور زندگی بھر خدمت دین سرانجام دیتے رہے۔

جب تک عمر 90 سال نہ ہو جائے

قادیان میں والد صاحب ایک دفعہ بہت بیمار ہوگئے یہاں تک کہ ہم سب ان کی زندگی سے ناامید ہوگئے۔ میرے سب بہن بھائی اکٹھے ہوگئے ایک دن ان کی حالت سخت خراب ہوگئی اور محلے کی کسی عورت نے مشہور کردیا کہ صادقہ کے اباجی فوت ہوگئے۔ اس وجہ سے اس دن معمول سے زیادہ لوگ اباجی کی خیریت دریافت کرنے آتے رہے آخر ایک عورت نے بتایا کہ سارے محلہ میں ان کی وفات کی خبر مشہور ہوگئی ہے۔ میں نے یہ بات اپنے بھائی عبدالرحیم درویش مرحوم کو بتائی تو وہ کہنے لگے کہ خواہ اباجی کی کتنی ہی حالت خراب ہو جائے۔ لیکن یہ اس وقت تک فوت نہیں ہوں گے جب تک کہ ان کی عمر 90 سال نہ ہو جائے۔ اس کے بعد اباجی کی طبیعت سنبھلنی شروع ہوگئی اور اس بیماری کے بعد وہ تقریباً 14-15 سال تک زندہ رہے پاکستان آکر 1956ء میں ان کی وفات ہوئی اور وفات کے وقت ان کی 90 سال تھی جس دن والد صاحب کی وفات ہوئی اسی دن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ربوہ سے جابہ تشریف لے گئے۔ میرے بڑے بھائی جان محترم مولانا عبدالغفور صاحب نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے عرض کیا کہ آپ محترم والد صاحب کا جنازہ پڑھا دیں۔ انہوں نے فرمایا کہ پہلے حضور کو اطلاع دیں اگر وہ ارشاد فرمائیں گے تو پھر میں جنازہ پڑھاؤں گا حضور کو اطلاع دینے کے لئے میرے بھائی عبدالرحیم صاحب درویش اور بھائی عبدالغفور اور میرا بھانجا مسیح اللہ (شفا میڈیکو) والے رات ہی رات جابہ پہنچ گئے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے حضور کے نام ایک چٹھی بھی لکھ کر دی تھی کہ حضور کو اطلاع دیتے وقت یہ چٹھی بھی دے دینا۔ جب حضور کو والد صاحب کی وفات کی اطلاع ہوئی تو حضور نے ان سب سے تعزیت کا اظہار کیا اور فرمایا کہ آپ کے والد کا جنازہ میں خود جا کر پڑھاؤں گا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ربوہ تشریف لائے اور والد صاحب کا جنازہ پڑھایا اور حضور نے میرے بھائیوں سے دریافت فرمایا کہ ان کو کیا تکلیف ہوئی تھی اور علاج میں تو کوئی کمی نہیں رہ گئی تھی۔ اگلے دن حضور نے خطبہ جمعہ میں ان کا ذکر فرمایا۔

عمر دگنی ہونے کی بشارت

ایک مرتبہ میرے والد صاحب نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود تشریف لائے اور ان سے بغلگیر ہوئے اور فرمایا میاں فضل محمد آپ کے گھر تین بیٹے پیدا ہونگے۔ پہلے کا نام عبدالغنی اور دوسرے کا نام ملک غنی اور تیسرے کا نام بہال غنی ہوگا جب یہ تینوں لڑکے پیدا ہو جائیں گے تو آپ کی عمر 45 سال کی ہوگی اس کے بعد اباجان کی آنکھ کھل گئی۔ اباجان کہنے لگے کہ جب میری آنکھ کھلی۔ تو اس خواب کی وجہ سے مجھے شدید پریشانی ہوئی۔ چنانچہ میں حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور بیت الذکر کے صحن میں تشریف لا رہے تھے۔ میں نے آگے بڑھ کر عرض کیا کہ حضور میں نے ایک خواب سنانی ہے حضور ایدہ اللہ وہیں صحن میں بیٹھ گئے اور ساتھ مولانا عبدالکریم صاحب اور ساتھ دو اور رفقاء بھی تھے جن کے نام میں بھول گئی ہوں۔ تو حضور اقدس نے فرمایا۔ خواب سنائیں۔ چنانچہ اباجان نے خواب سنائی

باقی صفحہ 6 پر

منصوبہ بندی - مگر انوکھی سی

پروفیسر میاں محمد افضل صاحب

کسی بھی ادارہ کی بقا اور ترقی کیلئے سوچ بچار کے نتیجہ میں عملی پروگرام ترتیب دینا منصوبہ بندی کے زمرہ میں آتا ہے۔ آج کل ہم بڑی شد و مد سے مختلف شعبوں میں نئی تجاویز اور نئے پروگرام لا رہے ہیں۔ ملک کی بہتری کے لئے سوچنا اور اس سوچ کو ٹھوس شکل دینا یقیناً ایک قابل تعریف بات ہے۔ مگر ان تجاویز کے عملدرآمد کے نتیجہ میں کیا بہتری ہوگی، اس کے متعلق ابھی کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا۔ اس لئے حال کو اپنے حال پر چھوڑ کر ماضی کی طرف نگاہ دوڑاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ہم نے منصوبہ بندی کے نتیجہ میں کیا پایا۔ سوچ پاکستان کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے پہ یقیناً مرکوز ہوئی۔ منصوبے بھی بنے مگر ان کا ذکر ایک طویل داستان ہوگی۔ اس لئے تعلیمی ترقی کے متعلق ہی چند باتیں پیش کی جاتی ہیں۔

پاکستان میں پہلا پنج سالہ منصوبہ 60-1955 سے متعلق ہے۔ پھر سوائے ایک وقفہ کے ہر پانچ سال بعد منصوبے بنتے رہے منصوبہ بنا لینا، تجاویز سمجھ لینا اچھی بات مگر ان کی بنا پر بلند بانگ دعوے کر دینا تو کافی نہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ اہداف کا حصول کس حد تک ہوا۔ اس وقت ہم، تعلیم کا بھی ایک ہی موضوع لیتے ہیں اور وہ ہے 5 سے 9 سال کے بچوں کے سکولوں میں داخلے کا پروگرام۔ آیئے دیکھیں اس کے لئے ہم نے کیا منصوبے بنائے اور کہاں تک ان کو عملی شکل میں ڈھال سکے۔

پہلے پنج سالہ منصوبہ (60-1955) میں ہم نے دعویٰ کیا کہ 1975ء تک سب متعلقہ بچے سکول میں داخل کر لئے جائیں گے دوسرے منصوبہ (65-1960) میں ہم نے مزید چستی دکھلائی اور ہم ہدف 1970ء تک لے آئے مگر ہوا یہ کہ ہم بمشکل 45% تک پہنچ پائے۔ تیسرے منصوبے میں ہم نے ہدف کے حصول کیلئے مزید مہلت مانگ لی اور اب کے 1980ء کا سال مقرر ہوا مگر عمل نتیجہ خیز نہ ہوا۔ پانچویں منصوبے میں (83-1978) ہم نے مزید سال بڑھا دیئے۔ مگر آگے جانے کی بجائے ہم پیچھے چلے گئے گویا ترقی معکوس یعنی متعلقہ بچوں کے داخلے کے لحاظ سے ہم 54% سے 48% تک آ گئے۔ چھٹے منصوبے (93-1988) میں ہم نے پھر زور لگایا لیکن کوئی نمایاں فرق نظر نہ آیا۔ ساتویں منصوبے میں بھی (98-1993) ہم 66% تک پہنچ پائے۔ گویا ہدف ہر بار دغا دے گیا۔ سو فیصد کا حصول ابھی تک ہمیں وعدہ فردا کے چکر میں الجھائے ہوئے ہے۔

یہ ہے منصوبہ بندی کی ایک مثال۔ منصوبہ بندی میں سنجیدہ سوچ ضرور شامل ہوئی۔ بڑی بڑی رپورٹوں کی ورق گردانی بھی ہوئی ہوگی۔ اعداد و شمار سے بھی کھیلا گیا ہوگا۔ تجاویز بظاہر عملی سوچ ہوگی مگر نتیجہ، وہی ڈھاک کے تین پات۔ سو یہ ہے ایک قسم کی منصوبہ بندی جس پہ خطیر رقم ... میں مل جائیں گی مگر کامیابی بہت کم جھلکتی ہوئی نظر آئے گی۔ اس لئے ایک اور محاذ پہ چلتے ہیں۔

یہ ہے جماعت احمدیہ کے سربراہ کی پلاننگ کی ایک مثال، ایک جھکڑ چلتا ہے۔ گرجدار آوازیں بلند ہوتی ہیں۔ خطرناک نتائج کی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ ہم سب نیست و نابود کر دیں گے۔ ہمارا حملہ زور دار ہوگا۔ یہ ریلا اپنے ساتھ سب کچھ بہالے جائے گا۔ ایک خوف و ہراس طاری کرنے کے سامان جماعت کو تباہ کرنے کے ارمان بڑے زور دار دعوے، بڑے خطرناک ارادے اب دیکھنا یہ ہے کہ اس 1934ء کے سانحہ سے نپٹنے کے لئے امام جماعت نے کیا پلاننگ کی؟ کیا منصوبہ بندی کی؟

ایسی دھمکیوں، ایسے خطرناک ارادوں کے پیش نظر ایک عام انسان کی منصوبہ بندی کچھ اس قسم کی ہوگی: دوست اسلحہ اکٹھا کریں۔ شہر کے مختلف سیکٹر بنا دیئے جائیں۔ ان کے انچارج مقرر کر دیئے جائیں۔ خورونوش کا وافر سامان اکٹھا کیا جائے۔ نوجوانوں کو دشمن کے مقابلہ کے لئے تربیت دی جائے۔ وغیرہ وغیرہ مگر دیکھیں امام جماعت نے کڑے وقت میں کیا پلاننگ کی۔

انہوں نے ایک تحریک شروع کرنے کا اعلان کیا۔ یہ تحریک اسلحہ جمع کرنے کی تحریک نہیں تھی۔ یہ تحریک دشمن کا سر پھوڑنے کیلئے سامان مہیا کرنے اور نوجوانوں کو ایسی تربیت دینے کی تحریک نہ تھی۔ یہ گھروں میں دبک کر بیٹھ رہنے کی تحریک نہ تھی، یہ گورنمنٹ کے پاس واویلا کرنے کی تحریک نہ تھی۔ یہ قادیان کے گرد حفاظتی دیوار بنانے کی تحریک نہ تھی۔ بلکہ یہ پلاننگ بالکل انوکھی، منفرد اور ایسی کہ عام انسان ایسے حالات میں ایسا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ یہ تھا تحریک جدید کا اجراء۔ مختصراً یہ تحریک کیا تھی؟ دشمن تو قادیان کو تہس نہس کرنے کے خواب دیکھ رہا ہے۔ مگر آیئے ہم دنیا پہ چھا جانے کا سامان کریں۔ ہمارا ہدف قادیان کو بچانا نہیں بلکہ ساری دنیا کو محبت سے، اعلیٰ اخلاق سے، صحیح دینی تعلیم سے فتح کرنا ہے۔ کتنی حیران کن بات! کتنی انوکھی پلاننگ! دشمن دروازے پہ دستک دے رہا ہے۔ اس کے ارادے خطرناک ہیں اور امام جماعت ایسے مشکل وقت میں جو منصوبہ بندی کر رہے ہیں وہ قادیان کے در و دیوار کو بچانا نہیں بلکہ ساری دنیا میں پھیل جانا۔ کونے کونے تک پیغام پہنچانا۔ اس کے لئے جماعت کو مالی بوجھ بھی اٹھانا ہوگا۔ کچھ افراد کو میدان میں اتارنے کیلئے تربیت بھی دینی ہوگی۔ ہر فرد کو اپنی زندگی میں انقلاب لانا ہوگا۔ سادہ زندگی اپنانا ہوگی۔ اپنے اخلاق کی درستی کرنی ہوگی۔ دوسروں تک پیغام پہنچانے کی استعداد پیدا کرنی ہوگی۔ اپنے آپ کو ایک صحیح دینی ڈھانچے میں ڈھالنا ہوگا۔ کیا عجیب پلاننگ۔ کتنی حیرت انگیز سکیم، خصوصاً جب ہم اس تناظر میں دیکھتے ہیں کہ دشمن بظاہر ملیامیٹ کرنے کو صف آرا ہو رہا ہے اور امام جماعت بڑے صبر و تحمل سے اور بلا خوف ایک ایسا منصوبہ بنا رہے ہیں جس کا ایسے حالات میں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ دشمن مٹانا چاہتا ہے مگر آپ اس موجود خطرہ سے قطع نظر ایک شاندار مستقبل کی پلاننگ کر رہے ہیں۔ اگر دلوں کو فتح کرنا ہے۔ اگر یہ پیغام دنیا کے طول و عرض تک پہنچانا ہے تو ہمیں ایک ٹیم تیار کرنی ہوگی تا وہ دنیا کے کونے کونے تک پھیل جائے اور پھر ہر فرد جماعت کو بھی ایک خاص ڈھانچے میں ڈھالنا ہوگا۔ خطرہ بہت قریب لیکن امام بہت دور کا سوچ رہے ہیں۔ یقیناً ایسی پلاننگ کرنے والا جماعت کا امام سخت ذہین و فہیم تھا جن کی بروقت پلاننگ کے نتیجہ میں نہ صرف انفرادی طور پر انقلاب آیا بلکہ اس کے نتیجہ میں ہزاروں نہیں، لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں لبیک کہتے ہوئے اس جھنڈے تلے جمع ہو گئے۔ یقیناً ایک انوکھی منصوبہ بندی اور شاندار نتائج، ایسے کہ اہداف کو کہیں پیچھے چھوڑ گئے۔

ایک اور مثال لیجئے۔ 1984ء میں پھر ایک سوچا سمجھا وار کیا گیا۔ جماعت کے سربراہ کو ہی گزند پہنچا دو تو سلسلہ کس طرح پنپ سکے گا۔ مگر پہلے کی طرح نہ گھبراہٹ، نہ ڈر، نہ خوف، نہ پریشانی۔ اس وار کا نتیجہ بھی ایک عظیم فتح کی صورت میں نکلا، وہ باتیں جو ناممکنات میں سے تھیں۔ ممکن ہو گئیں، وہ آواز جو دبائی جا رہی تھی ایسی ابھری کہ دنیا کے کونے کونے تک پہنچ گئی۔ اور پھر جس طرح 1934ء کے دھماکے کا ایک دانشمندانہ رد عمل ہوا ایسا ہی اس حادثہ کا بھی، وہ ہستی جو سخت ذہین و فہیم تھی اس سے اکتساب نور کرنے والی ایک اور ہستی، نہایت دانشمند، نہایت دور اندیش، ان مشکل حالات میں ایک ایسی سکیم لائی جس پہ جتنا غور کیا جائے اس کی افادیت کے بے شمار پہلو نظر آتے ہیں، اور یہ سکیم ہے واقفین نو کی، جس کا حضرت امام جماعت نے اپریل 1987ء میں اعلان کیا۔ یعنی والدین پیدائش سے قبل ہی اپنے بچوں کو وقف کر دیں۔ بڑا مشکل کام، بڑا مشکل فیصلہ۔ کون کرے گا اتنی بڑی قربانی؟ کون ہوگا تیار اپنی پہلی اولاد یا پیاری اولاد کو جماعت کو پیش کرنے کو؟ مگر ہوا یہ کہ والدین قطار اندر قطار اس در پہ دستک دینے کو کھڑے ہو گئے۔ ایک تانتا بندھ گیا۔ دو سال کا عرصہ، جس کے لئے یہ سکیم شروع کی گئی ختم ہونے کو تھا تو مشتاقان کی التجائیں بلند ہوئیں اسے مزید بڑھایا جائے۔ کیسے لوگ ہیں یہ احمدی؟ کتنا شوق ہے انہیں اپنی اولادوں کو قربان کرنے کا، دین کیلئے وقف کرنے کا۔ اس جوش، اس جذبہ اس اشتیاق کی آج بیس ہزار گواہی دے رہے ہیں۔

جس تیز رفتاری سے جماعت آج بڑھ رہی ہے اس کا امام جماعت نے پہلے ہی تصور کر لیا تھا۔ تعداد میں اضافہ باعث خوشی ہوتا ہے لیکن اس میں ایک احتمال یہ بھی ہوتا ہے کہ مناسب تربیت نہ ہونے کی بنا پر کچھ کمزوریاں پیدا ہو جائیں جن کے خاندان شکار ہو کے عضو معطل کی طرح ہو جائیں۔ اس لئے اصلاح بچوں کی بھی ہونی چاہئے اور والدین کی بھی، تا ان کا جماعتی تعلق کمزور نہ ہو جائے اور یہ بچے بھی صحیح تربیت نہ ہو پانے کی وجہ سے جماعت سے لاتعلق نہ ہو جائیں۔ یہ سکیم کیا خوب ہے۔ ہے تو بچوں کے لئے مگر والدین کی اصلاح بھی کرتی چلی جاتی ہے۔ گویا یہ دونوں محاذوں پہ حاوی ہے۔ بچوں کی تربیت پہلے روز سے ہی ایک نظام کے مطابق، بھرپور انداز میں مسلسل بھی اور صحیح خطوط پہ ہوتی چلی جاتی ہے۔ مگر اس تربیت کا ایک حصہ والدین کی تربیت بھی ہے۔ یعنی والدین سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اخلاق، وہ عادات جن کا واقفین نو کا نظام متقاضی ہے، والدین کو بھی اپنانا ہونگے۔ تا وہ بچوں کو محض وعظ و نصیحت نہ کریں (جو بغیر مثال کے بے سود ہوگی) بلکہ اس کا عملی نمونہ خود پیش کریں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ تربیت یافتہ بچوں نے اپنے "بھولے بھالے" والدین کو ٹوکا۔ ان کی اخلاقی کمزوریوں کی طرف اشارہ کیا۔ اور ان ننھے منے "واعظین" کی ضرب ایسی کارگر ہوئی کہ والدین کو شرمندگی بھی ہوئی اور اصلاح کی طرف توجہ بھی۔ گویا دو مقاصد حاصل ہوئے۔ بچوں کی اصلاح تو مقصود ہی تھی، والدین کی بھی اصلاح ہو گئی۔ تو کتنا خوبصورت ہے یہ نظام کہ سارے خاندان کی اصلاح ہو رہی ہے۔ مگر کر کون رہا ہے؟ گھر کا سب سے چھوٹا فرد ننھا

باقی صفحہ 6 پر

تبصرہ

شاہراہ احمدیت

مجموعہ کلام: عبدالمنان ناہید

جماعت احمدیہ کے معروف اور مشہور شاعر جناب عبدالمنان ناہید صاحب کا مجموعہ کلام جس کا اہل نظر کو دیر سے انتظار تھا ''شاہراہ احمدیت'' کے نام سے طبع ہو کر صاحبان ذوق کی مسرتوں کا سبب بن گیا ہے۔ یہ کتاب لاجواب محترم ناہید صاحب کی برسوں کی محنتوں کا پھل ہے اس کتاب کے مضامین کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصے میں تخلیق آدم سے لے حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور پھر آپ کی حیات طیبہ کے اہم واقعات کا ذکر ہے۔ جس میں مکہ کے دور کے مظالم اور تلخیاں اور پھر مدنی دور کا مختصر ساذکر ہے۔ اس کے بعد دور خسروی کے نام سے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کی بعثت سے پہلے کے حالات اور پھر آپ کی حیات طیبہ کے اہم واقعات کو منظوم کیا گیا ہے۔ اس کا اختتام حضور کے آخری سفر لاہور اور وصال پر کیا گیا ہے۔

اس کتاب کی لذت اور خوبی اور حسن کلام کی خوبصورتی صرف اس کے پڑھنے سے ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ ایک کہنہ مشق شاعر نے نہایت فنکارانہ مہارت اور چابکدستی سے مثنوی کے انداز میں یہ طویل قصیدہ رقم کیا ہے۔ ہر شعر رواں ہے اور ہر بات یوں سہل انداز میں نظم کی گئی ہے کہ شاعر کی مہارت خود منہ سے بولتی محسوس ہوتی ہے۔ واقعات کو نظم کرنا اور پھر کلام کی روانی برقرار رکھنا' یہ وہ امر ہے جس کے بارے میں اہل فن بخوبی آگاہ ہیں کہ یہ امر سہل نہیں ہے۔ قادر الکلام شاعر کے بغیر یہ مشق بے لطف ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ لیکن بفضل خدا جناب ناہید اس مشکل مرحلہ سے بڑی شان سے سرخرو ہو گزرے ہیں۔

اس کتاب کے شروع میں محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب کے قلم سے ایک مبسوط تعارف شامل کیا گیا ہے جو بجائے خود ایک پرلطف اور عالمانہ تحریر ہے جو پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے شروع میں قصیدہ کی تاریخ بیان کی ہے اور فارسی اور اردو قصائد کا ذکر کیا ہے وہ لکھتے ہیں'

''شاہ نامے اور قصائد جس نے بھی تخلیق کئے ہیں۔ یہ بات درست ہے کہ وہ سب یقیناً غلو اور مبالغہ سے بھرپور اور حقائق و صدق سے عاری ہوتے ہیں''

لیکن ناہید صاحب کا کلام ایسی قباحتوں سے بالکل پاک ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب لکھتے ہیں'

''آپ نے تاکیداً یہ التزام کیا ہے کہ شاہراہ احمدیت کا کوئی ایک بھی عنوان ایسا نہ ہو جو قرآنی فرمان یا حدیث نبوی سے روشنی حاصل نہ کر رہا ہو''

محترم صاحبزادہ صاحب نے محترم ناہید صاحب کے کلام سے چند نمونے دیکر ان کے فنی کمال کو واضح کیا ہے۔ جیسا کہ عرض کیا گیا ہے مجموعہ کلام کے ساتھ ساتھ یہ تعارف بھی پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے مولا کریم اس مجموعے کو بہتوں کے لئے ہدایت کا سبب بنائے آمین۔

(ع-س-ش)

بقیہ صفحہ 4

حضور ابھی خاموش ہی تھے کہ مولانا نے پھر کہا کہ میاں فضل محمد ایک دفعہ پھر سنائیں۔ تو اباجان نے کہا دیکھیں حضور مجھے غم لگا ہوا ہے اور یہ مجھے مذاق کر رہے ہیں۔ تو اس پر حضور نے فرمایا آپ کو کیسا غم۔ تو اباجان نے کہا کہ خواب میں حضور نے فرمایا ہے کہ جب یہ تینوں بچے پیدا ہو جائیں گے تو عمر 45 سال کی ہوگی۔ اس کا مطلب ہے کہ پھر میری زندگی ختم۔ لیکن میں نے تو ابھی حضور کا زمانہ دیکھنا ہے۔ اب میری عمر اتنی ہے۔ میں بھول گئی ہوں 25 سال یا 35 سال بتائی تھی۔ تو اس پر حضور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قادر ہے وہ دوگنی کر دے گا یا کر دیا کرتا ہے۔ چنانچہ حضور کے اس فرمان کے مطابق والد صاحب نے 90 سال عمر پائی۔

لعاب مبارک سے آنکھ کا علاج

حضرت والد صاحب نے مجھے بتایا کہ میری آنکھوں پر بہت زیادہ پھنسیاں نکلا کرتی تھیں جن کی وجہ سے مجھے بہت تکلیف ہوتی تھی ایک دفعہ میں حضرت مسیح موعود کے ساتھ سیر کے لئے گیا واپسی پر جب حضور گھر تشریف لے جانے لگے تو میں نے عرض کیا۔ حضور میری آنکھوں پر بہت زیادہ پھنسیاں نکلتی ہیں جن کی وجہ سے مجھے بہت تکلیف ہے۔ حضور میری آنکھوں پر دم کر دیں۔ چنانچہ حضرت اقدس نے میری آنکھوں پر دم کیا یا لعاب مبارک لگایا اس کے بعد ساری زندگی کبھی کوئی پھنسی آنکھ پر نہ نکلی نہ کبھی آنکھ دکھنے آئی۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ جب لاہور میں یوم مصلح موعود کا جلسہ ہوا۔ والد صاحب جلسہ سننے کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔ میں بھی والد صاحب کے ساتھ لاہور گئی ہوئی تھی جلسہ ختم ہونے کے بعد والد صاحب نے مجھے بتایا کہ جلسہ کے دوران وہاں بیٹھے بیٹھے اچانک میری آنکھ میں شدید درد شروع ہو گئی۔ جلسہ کے دوران میں اٹھ کر جانا نہیں چاہتا تھا۔ میں سخت پریشان ہوا کہ اب کیا کروں درد ناقابل برداشت ہو رہی تھی تو معاً مجھے خیال آیا کہ میری آنکھوں پر تو حضرت مسیح موعود نے دم کیا ہوا ہے تو میں نے اپنی آنکھ کو مخاطب کر کے کہا کہ اے آنکھ تو دکھنے لگ گئی ہے تجھے معلوم نہیں کہ تجھ پر تو حضرت مسیح موعود نے دم کیا تھا۔ یہ کہنے کی دیر تھی کہ میری آنکھ سے درد غائب ہو گئی اور باقی کا جلسہ آرام سے سنا اور پھر کبھی نہ آنکھوں میں درد ہوئی اور نہ کبھی آنکھیں دکھنے آئیں بلکہ نظر اتنی اچھی رہی کہ 90 سال کی عمر تک بغیر عینک کے پڑھا کرتے تھے اور دور کی چیزیں بھی انہیں آسانی سے نظر آجاتی تھیں۔

حضرت والد صاحب نے بتایا کہ ایک دفعہ میں حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو وہاں کچھ اور رفقاء بھی بیٹھے ہوئے تھے حضرت اقدس اور رفقاء کالے توت جن کو پنجابی میں گولیں بھی کہا جاتا ہے کھا رہے تھے۔ حضور نے مجھے فرمایا کہ میاں فضل محمد آپ بھی کھائیں۔ میں نے حجاب کی وجہ سے توت نہ کھائے حضور نے پھر فرمایا کہ میاں فضل محمد آپ کیوں نہیں کھاتے۔ میں نے عرض کیا حضور میں نے سنا ہوا ہے ان کی تاثیر گرم ہوتی ہے اور گرم چیز مجھے موافق نہیں آتی۔ تو حضور نے فرمایا آپ کو کس نے بتایا کہ ان کی تاثیر گرم ہوتی ہے یہ تو معتدل ہوتے ہیں کھائیں تو پھر والد صاحب نے کھانے شروع کر دئے۔

حضرت والد صاحب نے بتایا کہ ایک دفعہ میرے کولہے کے اوپر گلٹی نکل آئی جس کی وجہ سے مجھے بہت تکلیف تھی۔ اور گلٹی بہت سخت تھی۔ اس گلٹی کے پھٹنے کے کوئی آثار نہ تھے۔ میں حضرت مسیح موعود کے پاس گیا اور حضور سے عرض کیا کہ میرے کولہے پر گلٹی نکلی ہوئی ہے یہ بہت سخت گلٹی ہے حضور کوئی دوائی بتائیں جس سے یہ گلٹی پھٹ جائے اور مجھے آرام آجائے۔ حضرت اقدس نے دو دوائیوں کے نام بتائے اور فرمایا ان دوائیوں کو پیس کر گلٹی کے اوپر لیپ کر دیں۔ گلٹی خود بخود نکل جائے گی۔ والد صاحب فرماتے تھے کہ ایک تو رات کو میں دیر سے گھر پہنچا اور دوسرے یہ کہ جو حضور نے دوائیاں بتائی تھیں ان کا نام بھی بھول گیا۔ خدا تعالیٰ کی شان دیکھیں کہ اگلے دن حضرت اقدس کی دعا سے گلٹی خود بخود نکل گئی۔

میرے والد صاحب نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ بعض لوگ دعا کرتے ہیں اور پھر تھک کر چھوڑ دیتے ہیں کہ دعا قبول نہیں ہوئی ان کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے پانی نکالنے کے لئے کنواں کھودا۔ جب پانی نکلنے کے قریب وقت آیا تو تھک کر چھوڑ دیا۔ کیا اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ تھوڑا اور کھودتا تو پانی نکل آتا۔

حضرت مولوی نورالدین کے بعد حضرت محمود

ایک دفعہ والدہ برکت بی بی صاحبہ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود اپنے گھر ٹہل رہے ہیں اور ان کے ہاتھ میں ایک کتاب ہے اور بغل میں سبز رنگ کے کپڑے کا تھان ہے۔ اتنے میں حضرت مولانا نورالدین صاحب تشریف لے آئے تو حضرت اقدس نے وہ کتاب اور سبز رنگ کے کپڑے کا تھان مولانا نورالدین صاحب کو دے دیا اور تشریف لے گئے۔ پھر وہیں مولانا نورالدین صاحب ٹہلنے لگ گئے کہ اتنے میں میاں محمود تشریف لے آئے تو مولانا نورالدینؓ صاحب نے وہ کتاب اور سبز رنگ کے کپڑے کا تھان میاں محمود کو دے دیا اور چلے گئے۔ اب مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ یہ خواب والدہ صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود کو سنائی یا نہیں۔ ہاں یہ یاد ہے کہ والدہ برکت بی بی مرحومہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو یہ خواب سنائی تھی تو حضور نے فرمایا تھا کہ یہ خواب چھپوا دیں۔ مجھے یاد نہیں کہ انہوں نے یہ خواب چھپوائی یا نہیں چھپوائی۔

ایک دفعہ والدہ برکت بی بی نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر حضور کی گود میں ہے اور حضور میرے سر پر ہاتھ پھیر کر فرماتے ہیں کہ برکت بی بی تجھے ایک خوشخبری سناؤں۔ میں نے عرض کیا جی ہاں حضور سنائیں۔ تو حضور نے فرمایا کہ آج سے چھ ماہ بعد اللہ تعالیٰ تجھے لڑکا دے گا اور وہ صالح ہوگا چنانچہ خواب کے مطابق پورے چھ ماہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے لڑکا دیا۔ میرے والد صاحب حضرت اقدس سے نام رکھوانے کے لئے گئے حضور نے اس بچہ کا نام غلام محمد تجویز کیا میرے والد صاحب نے عرض کیا کہ حضور یہ تو میرے بڑے بھائی کا نام ہے حضور نے پھر صالح محمد نام رکھا۔ وہ اسم بامسمیٰ تھے اور واقف زندگی تھے کافی عرصہ مغربی افریقہ میں بطور تاجر مربی سلسلہ کی خدمت بجالاتے رہے اب وفات پاچکے ہیں۔

بقیہ صفحہ 5

منہا بچہ - کبھی سوچا تھا کسی نے اس نقطہ کو؟

پھر امام جماعت کی دور اندیشی ملاحظہ فرمایئے- سلسلہ نے پھیلنا ہے، بڑھنا ہے، پھلنا پھولنا ہے اور اب نگاہیں مغرب کی طرف اٹھ رہی ہیں- اب وہ سفید پرندے جن کے پکڑنے کے متعلق امام وقت نے بہت پہلے اطلاع دی تھی، ان کی تعداد سینکڑوں نہیں ہزاروں بلکہ لاکھوں کروڑوں تک پہنچ رہی ہے- ماحول ناسازگار- نوجوانوں کے بھٹک جانے کا خدشہ، غلط راستوں پہ نکل جانے کا ڈر- اس ماحول سے نبٹنے کیلئے مغربی اثرات سے بچنے کے لئے شروع سے ہی صحیح تربیت کی ازحد ضرورت ہے- اور یہ کام بھی ان ننھے بچوں کے سپرد ہو رہا ہے- واقفین نو اصلاح کا بیڑہ اٹھا رہے ہیں- وہ ایک خاص ماحول میں ڈھل کر پارس ہو رہے ہیں- غیر اخلاقی اثرات سے نبرد آزما، اعلیٰ اخلاق کا ایک قابل رشک نمونہ پیش کرتے ہوئے، اپنے ماحول کو بھی متاثر کر رہے ہیں، اپنے خاندان

کو بھی، اور یقیناً اپنے دوستوں کو بھی- یہ بے وقت کی ضرورت، ماحول کا تقاضا اور نو واردان گلشن احمد میں صحیح روح پیدا کرنے کا ایک طریق- کتنی خوبصورت بات! کتنی اعلیٰ سکیم!!

پھر آج کی اہم ضرورت، وقت کا اہم تقاضا، ان گنت انسانوں تک پیغام حق پہنچانا ہے- کون کرے گا اتنا بڑا کام؟ اس بظاہر چھوٹی سی سکیم میں بھی اس بہت بڑے کام کی جھلک نظر آتی ہے- یہ بجا کہ بیس ہزار واقفین یقیناً اتنے بڑے ٹارگٹ کے حصول کے لئے ناکافی ہیں- ہزاروں لاکھوں، کروڑوں انسانوں تک پیغام پہنچانا ان کے بس کی بات نہیں- مگر دو باتیں قابل غور- ایک تو یہ کہ واقفین نو کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے- دوسرے یہ کہ وہ تربیت جو یہ ننھے مجاہد اپنے افراد خانہ کی کر رہے ہیں اس کے نتیجہ میں یقیناً اہل خانہ بھی ان کا اس کام میں ہاتھ بٹائیں گے- اس طرح جب خاندان کے خاندان صحیح رنگ میں رنگے گئے، صحیح جذبہ سے معمور ہو گئے تو ان کے رابطے بڑھیں گے- ان کے دائرہ کار میں وسعت ہو گی اور یہ ننھے منے بیج جو واقفین نو بو رہے ہیں درخت بنیں گے- تناور درخت، جس کی شاخیں پھیلتی جائیں گی- کتنی دور اندیشانہ سکیم!

سو دشمن نے کیا چاہا اور حضرت امام نے کیا سوچا- دنیاوی لوگوں نے بھی اپنے پلان بنائے- مگر دونوں امام جماعت نے جو منصوبہ بندی کی وہ سب سے نرالی، سب سے انوکھی- اہداف کے حصول میں کہیں آگے نکلتی ہوئی- دور رس نتائج کی حامل- اپنے دائرہ کار کو ہر دم وسیع کرتی ہوئی، زبردست نتائج پیش کرتی ہوئی- اب ذرا موازنہ کیجئے ان دونوں طرز کی سکیموں کا پہلی تعلیم سے متعلق سکیم، ایک ناکامی کی داستان، دوسری دونوں سکیمیں اہداف سے کہیں بڑھ کر کامیابیوں سے ہمکنار:

ببیں تفاوت راہ از کجا تا بہ کجاست

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

گریز اور بٹالک سیکٹر میں بھارتی توپخانے کا استعمال

کنٹرول لائن پر گریز اور بٹالک سیکٹروں میں پاکستانی اور بھارتی فوجوں کے درمیان گولہ باری کا تبادلہ جاری ہے- گریز سیکٹر کے داد ھونڈن پوسٹ پر ایک بھارتی میجر ہلاک اور 3 فوجی زخمی ہو گئے- دونوں طرف سے بھاری توپخانے کا بھی استعمال ہوا ہے- کرگل ریجن کے بٹالک سیکٹر میں بھی گولہ باری کا تبادلہ ہوا-

عرب وزراء خارجہ کا اجلاس ختم

فلسطینیوں کے خلاف اسرائیل کی بڑھتی جارحیت اور ظلم و ستم پر فلسطینیوں کی حمایت تیز کرنے اور اسرائیلی جارحیت ختم کرانے کے اقدامات پر غور کرنے کے لئے ہونے والا عرب وزرائے خارجہ کا اجلاس کسی ٹھوس فیصلے پر پہنچے بغیر ختم ہو گیا- اجلاس میں امریکہ پر زور دیا گیا کہ وہ اسرائیل کو حملے کے لئے استعمال ہونے والے ہتھیاروں کی فراہمی بند کردے-

اسرائیلی ٹینکوں کا فلسطینی کیمپ پر حملہ

اسرائیل کے تین ٹینک غزہ کی پٹی کے وسطی علاقے میں قائم پناہ گزینوں کے دیر البلاح کیمپ میں گھس آئے جس پر فلسطینیوں نے ان پر خودکار رائفلوں سے فائرنگ کردی اس جھڑپ میں چار فلسطینی پولیس اہلکار زخمی ہو گئے- ٹینکوں کے ساتھ کئی فوجیں 800 میٹر تک فلسطینیوں کے زیر کنٹرول علاقے میں گھس آئیں-

بھارتی پارلیمنٹ میں ہنگامہ اور رکنیت معطل

بھارتی پارلیمنٹ کے ایوان زیریں میں ہنگامہ کرنے والے ارکان کی رکنیت ایک ہفتہ کے لئے معطل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے یہ فیصلہ لوک سبھا کے سپیکر کی زیر صدارت حکمران اتحاد کی جماعتوں کے ایک اجلاس میں کیا گیا- اس سے پہلے لوک سبھا کے اجلاس کے دوران ہنگامہ کرنے والے سماج وادی پارٹی کے رکن کو ایوان سے نکال دیا گیا- اجلاس میں تہلکہ سکینڈل پر احتجاج کیا گیا-

چین امریکہ مذاکرات شروع

امریکہ اور چین کے حکام نے میزائلوں پر کنٹرول کے مسئلے پر تبادلہ خیال شروع کر دیا ہے- یہ مذاکرات امریکہ کے اس الزام کے پس منظر میں ہو رہے ہیں کہ چین نے ایران اور پاکستان کو ایٹمی ہتھیار لے جانے کی اہلیت رکھنے والے میزائلوں کی ٹیکنالوجی دی ہے-

لیبیا کا طیارہ بغداد میں اتر گیا

لیبیا اور عراق طرابلس اور بغداد کے درمیان باقاعدہ پرواز شروع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں- یہ بات لیبیا کے ایک عہدیدار نے اقوام متحدہ کی پابندیوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے لیبیا کے ایک طیارے کے بغداد پہنچنے پر کہی ہے-

نیٹو کے امن دستے مقدونیہ میں

نیٹو کی طرف سے معاہدہ شمالی اوقیانوس کی تنظیم نیٹو مقدونیہ میں البانوی نژاد مسلمانوں سے ہتھیار اکٹھے کرنے کے لئے مزید 35 سو امن فوجی علاقے میں بھیجنے کی منظوری دیئے جانے کے بعد امن فوج میں شامل مزید دستے مقدونیہ پہنچنا شروع ہو گئے ہیں-

واجپائی حکومت مسئلہ کشمیر حل کرنے میں ناکام

انتہا پسند ہندو تنظیم وشوا ہندو پریشد نے کہا ہے کہ واجپائی حکومت مسئلہ کشمیر حل کرنے میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے- جبکہ اقلیتوں کو دبانے کے لئے کانگرس اور جے ڈی حکومتوں کی روش اختیار کر رہی ہے- تنظیم کے انٹرنیشنل سیکرٹری جنرل ہرونت توگاڈیا نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کا تصفیہ تلاش نہ کرنے کا الزام بیوروکریسی، ارکان پارلیمنٹ اور واجپائی کی حکومت کے سر جاتا ہے-

دو فوجی کیمپوں پر تامل باغیوں کا حملہ

تامل ٹائیگر باغیوں نے سری لنکا کے شمالی علاقے میں فوج کے دو کیمپوں پر حملہ کیا تاہم فوج نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے دونوں حملے ناکام بنا دیئے ان جھڑپوں میں فریقین کے 15- افراد ہلاک ہوئے- حملہ بیک وقت کیا گیا اور ان میں توپیں اور مارٹر بم استعمال کئے گئے- ایک کیمپ میں لڑائی کے نتیجے میں 8 باغی اور سات فوجی ہلاک ہو گئے-

سلامتی کونسل خانہ جنگی بند کرائے

افغانستان میں 22 سال سے روسی افواج کی جنگ اور بعد ازاں خانہ جنگی اور طویل خشک سالی نے یہاں کے عوام کو بے شمار مصائب کا شکار بنا رکھا ہے جبکہ خانہ جنگی کو بند کرانے کے لئے متحارب گروپوں کے درمیان مذاکرات کے لئے کوئی پیشرفت نہیں ہوئی- اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے اپنی رپورٹ میں ان خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت افغانستان کے قریباً 7 لاکھ بے خانماں افراد عالمی برادری کے لئے ایک پریشان کن مسئلہ ہے-

روس امریکہ مذاکرات بلانتیجہ ختم

ماسکو میں امریکہ کے نائب وزیر خارجہ اور روسی حکام کے درمیان امریکہ کے میزائل ڈیفنس سسٹم کے بارے میں دو روزہ بات چیت بغیر کسی پیشرفت کے ختم ہو گئی- بات چیت کے بعد امریکہ کے نائب وزیر خارجہ نے نیوز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میزائل ڈیفنس سسٹم 1972ء کے اینٹی بیلسٹک میزائل سمجھوتے پر صدر بش اور صدر پوٹن اکتوبر اور نومبر میں شنگھائی اور ٹیکساس میں بات چیت کریں گے-

بہار میں 6 ہندو قتل

بھارت کے مشرقی صوبے بہار میں باغیوں نے نچلی ذات کے چھ ہندوؤں کو ہلاک کر دیا- ان میں 3 بچے بھی شامل ہیں- ایک گروپ کے مسلح افراد نے صوبائی دارالحکومت پٹنہ کے قریب ایک گاؤں میں رات حملہ کر کے ان افراد کو ہلاک کیا- علاقے میں کشیدہ صورتحال کے باعث نیم فوجی دستے تعینات کر دیئے گئے ہیں-

اطلاعات و اعلانات

بہترین طالبہ کا اعزاز

عزیزہ ربیعہ شفیق بنت مکرم محمد شفیق صاحب ایڈووکیٹ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے اس سال اپنے سکول بیکن ہاؤس لبرٹی کیمپس گلبرگ میں 714 نمبر لے کر میٹرک کے بورڈ کے امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے- اس طرح عزیزہ کو بہترین طالبہ کے اعزاز سے نوازا گیا ہے- عزیزہ کلاس پنجم سے لے کر میٹرک تک سکول میں اول پوزیشن حاصل کر چکی ہے- اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ بچی کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے- اور آئندہ مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے-

ولادت

مکرم رانا قمر مبارک صاحب ابن مکرم رانا مبارک احمد صاحب ساکن رچنا ٹاؤن لاہور کو اللہ تعالیٰ نے 16- اگست 2001ء کو بیٹا عطا کیا ہے- نومولود کا نام رانا عمیر قمر تجویز کیا گیا ہے- نومولود مکرم رانا بشارت احمد خان دارالرحمت وسطی کا نواسہ ہے احباب جماعت سے نومولود کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے-

زیارت مرکز واقفین نو

چک 35 شمالی ضلع سرگودھا

مورخہ 31 جولائی 2001ء کو چک 35 شمالی ضلع سرگودھا کے واقفین نو کا ایک وفد زیارت مرکز کے لئے ربوہ پہنچا- بزرگان سلسلہ سے ملاقات کی اور ربوہ کے قابل دید مقامات کی سیر کی-

حاضری واقفین نو 5 واقفات نو 3 دیگر افراد 2

(وکالت وقف نو)

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف دی پنجاب لاہور نے ایم ایس سی GIS (جیوگرافک انفارمیشن سسٹم) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے- داخلہ فارم 12 ستمبر تک جمع کروائے جا سکتے ہیں- مزید معلومات کے لئے ڈان 19- اگست

یونیورسٹی آف سندھ جام شورو نے (Hons) B.C.S اور PGD کمپیوٹر سائنس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے- داخلہ فارم 15 ستمبر تک وصول کئے جائیں گے- مزید معلومات کے لئے ڈان 21- اگست

ہمدرد یونیورسٹی کراچی نے B.E انفارمیشن ٹیکنالوجی اور B.S سافٹ ویئر انجینئرنگ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے- داخلہ فارم 12 ستمبر تک جمع کروائے جا سکتے ہیں- مزید معلومات کے لئے ڈان 19- اگست

ہمدرد یونیورسٹی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ سوشل سائنسز نے B.Sc.B.Ed.(iT) میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے- داخلہ فارم یکم اکتوبر تک جمع کروائے جا سکتے ہیں- مزید معلومات کے لئے ڈان 19 اگست

انسٹیٹیوٹ آف کاسٹ اینڈ مینجمنٹ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان (1 CMAP) نے BMA (بیچلرز آف مینجمنٹ اکاؤنٹنگ) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے- انٹری ٹیسٹ اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں ہو گا- مزید معلومات کے لئے جنگ 19- اگست

(نظارت تعلیم)

بخار-زکام-بدن ٹوٹنے کی بہترین دوا
بخار-زکام GHP-351/GP
20ML قطرے یا 20 گرام گولیاں- قیمت=/25
عزیز ہومیو پیتھک ربوہ فون 212399

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 24-اگست- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 24 زیادہ سے زیادہ 41 درجے سنٹی گریڈ
☆ ہفتہ 25-اگست غروب آفتاب: 6-44
☆ اتوار 26-اگست طلوع فجر: 4-12
☆ اتوار 26-اگست طلوع آفتاب: 5.37

جہادی تنظیموں کے دفاتر سیل مساجد اور مدارس پر چھاپے

کراچی میں جہادی تنظیموں کے خلاف کارروائی کے بعد سپاہ صحابہ اور تحریک جعفریہ کے خلاف بھی پولیس آپریشن شروع کر دیا گیا- اس کے علاوہ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے کراچی میں جہادی تنظیموں کے خلاف کارروائی کا سلسلہ جاری رکھا- کراچی میں پولیس اور رینجرز نے مختلف علاقوں میں جہادی تنظیموں کے 70 دفاتر کو سربمہر کر دیا ہے- پولیس نے البدر کے 50 سے زائد، جیش محمد کے 70 سے زائد اور حرکت الانصار، حرکت المجاہدین اور لشکر طیبہ کے 300 سے زائد کارکنوں کو گرفتار کر لیا ہے- ریڈیو تہران کے مطابق پنجاب اور سندھ کے بعد اب صوبہ سرحد کے شہر پشاور میں بھی دہشت گردوں کی گرفتاری کے لئے تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں- ریڈیو کی خبر کے مطابق آئندہ ایک ماہ میں دہشت گردوں کے خلاف کریک ڈاؤن شروع کر دیا جائے گا- یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ پولیس نے ان تنظیموں کے مدارس اور مساجد پر بھی چھاپے مارے ہیں-

عوامی امنگوں کی ترجمان جمہوریت بحال کریں گے

دولت مشترکہ کے سیکرٹری جنرل ڈان میکنن نے اسلام آباد میں صدر مملکت جنرل مشرف سے ملاقات کی اور ان سے آئندہ سال اکتوبر تک بحالی جمہوریت کے منصوبوں پر تبادلہ خیال کیا- دفتر خارجہ کے ترجمان نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ملاقات میں حکومت کی ملکی مفادات کے اہم امور، پروگراموں اور ترجیحات پر زیادہ توجہ مرکوز رہی- صدر مملکت نے کہا کہ وہ 14-اگست کے اعلان کردہ شیڈیول کے مطابق ملک میں جمہوریت بحال کرنے کا وعدہ ضرور پورا کریں گے-

جنرل اسمبلی میں خود فلسطین کا مسئلہ اٹھاؤں گا

صدر مملکت نے فلسطین کے صدر یاسر عرفات کو یقین دلایا ہے کہ پاکستان کی حکومت اور عوام فلسطینی بھائیوں کی مشکل وقت میں بھرپور حمایت کریں گے جنرل اسمبلی کے سیشن میں پاکستان فلسطین کے خلاف اسرائیلی جارحیت کا مسئلہ اٹھائے گا، پاکستان ہر بین الاقوامی فورم میں فلسطین کاز کی حمایت کرے گا- یہ یقین دہانی جنرل مشرف نے فلسطین کے صدر یاسر عرفات کو کرائی جو پاکستان میں مختصر قیام کے بعد بیجنگ روانہ ہو گئے- یاسر عرفات نے صدر مملکت سے ایک گھنٹہ علیحدگی میں ملاقات کی- مشرق وسطی کی صورتحال اور فلسطینیوں کے خلاف اسرائیل کی جارحانہ کارروائیوں سے آگاہ کیا- پاکستان آمد سے پہلے یاسر عرفات نے نئی دہلی میں بھارت کے صدر نارائن اور وزیر اعظم واجپائی سے ملاقاتیں کیں اور کہا فلسطینیوں پر تشدد رکوانے کے لئے بھارت اسرائیل پر دباؤ ڈالے-

الیکشن شیڈیول میں تبدیلی نہیں کریں گے

صدر مملکت نے کہا ہے کہ اکتوبر 2002ء تک ملک میں حقیقی اور صحیح جمہوریت بحال کر دی جائے گی اور اس حوالے سے حکومتی نیت صاف ہے- آئندہ عام انتخابات کے شفاف انعقاد کو یقینی بنانے کے لئے الیکشن کمیشن کو خود مختاری اور مزید اختیارات دیئے جائیں گے- کسی سیاسی جماعت پر کوئی سیاسی پابندی نہیں کی-

افسر شاہی عوام کو جوتے مارنے کے سوا کچھ نہیں کرتی

لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس خلیل الرحمن رمدے نے ایک ٹرانسپورٹ کمپنی کے خلاف دائر درخواست کی سماعت کے دوران ریمارکس دیئے کہ عوام افسر شاہی کے رحم و کرم پر ہیں جن کے پاس اس ملک کے عوام کو جوتے مارنے کے سوا اور کوئی کام نہیں ہے-

نیا پولیس ایکٹ 12 اکتوبر کو نافذ ہوگا

وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے کہا ہے کہ نیا پولیس ایکٹ 30 ستمبر تک مکمل کرنے کے بعد 12 اکتوبر 2001ء کو پورے ملک میں نافذ کر دیا جائے گا- پولیس کی کارکردگی پر چیک اینڈ بیلنس سسٹم قائم ہوں گے- ایکٹ پر عملدرآمد کے لئے جامع طریقہ کار طے کریں گے- نئے نظام میں ضلعی پولیس کا سربراہ ناظم کے غیر قانونی احکامات ماننے کا پابند نہیں ہوگا-

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل
بلال انٹرپرائزز
سبزی منڈی- اسلام آباد
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090

سونی کمپنی کے منظور شدہ ڈیلر سونی ٹی وی
تین سالہ گارنٹی کے ساتھ ویژن الیکٹرونکس
کچہری روڈ گجرات پروپرائٹر- منیر احمد
فون شوروم 0433-512151

ایم موسیٰ اینڈ سنز
ڈیلرز:- ملکی و غیر ملکی BMX+MTB بائیسکلز اینڈ پی آر ٹیکلز
27- نیلا گنبد لاہور فون 7244220
پروپرائٹرز- مظفر احمد ناگی- طاہر احمد ناگی

چاندی میں الیس اللہ کی انگوٹھیوں کی نادر ورائٹی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158

صحت صرف معیاری ادویات کے ساتھ
بااعتماد ہومیو پیتھک جرمن و لوکل ادویات مثلاً پوٹینسیز- مدر ٹنکچرز بائیو کیمک ادویات نیز گولیاں ٹکیاں شوگر آف ملک اور ہومیو پیتھک کتب بہتر معیار اور مناسب قیمت کے ساتھ 40 سال سے آپ کی خدمت میں کوشاں
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گول بازار ربوہ

SONY Dawlance Panasonic LG PHILIPS SAMSUNG
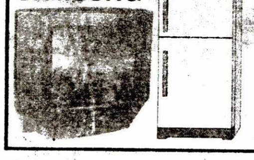
نیو محمود ٹیلی ویژن کمپنی
ڈیلر:- ٹیلی ویژن- ریفریجریٹر
Ph: 7125089 : 7226508 : 7355422
21- ہال روڈ لاہور فیکس- 7235175

INSTAPHONE MOBILINK GSM U fone Paktel
نئے و پرانے امپورٹڈ فون سیٹ کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
Bismillah Mobile
موبل لنک، پاکٹل، یوفون اور انسٹا فون کے کنکشن کے لئے
اب ہال روڈ پر بھی نئے جذبے سے سرشار خدمت میں مصروف
* فرخ شیخ
* شیخ وسیم * کلیم شیخ

تھرڈ فلور زیتون پلازہ ہال روڈ لاہور
موبائل: 0333- 4235234
109 جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور
فون/فیکس: 7910160
موبائل: 0303- 7587202

جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت اور جلسہ کی کارروائی ایم ٹی اے پر ملاحظہ فرمانے والے احباب کو
دلی مبارکباد
بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے
اثمار لاء ایسوسی ایٹس
4- لنک فرید کوٹ روڈ لاہور
فون نمبر 7350104-8442326-0300
مشیران انکم- ویلتھ- سیلز ٹیکس و کارپوریٹ لاز